

ان تنصروا اللہ ی نصرکم و یتبیتن قلوبکم انتم مضاہین

چھپا دست بہت میں زور قضاہ
مثل بہ کہ بہت کا حامی خدا ہے

کتاب احیاء

شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی
(ابن یعقوب) شیخ محمود احمدی تادیانی

ایڈیٹر

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۱۰ء

جلد (۲۳)
نمبر (۱۱)



بجرام کہ وقت تو نزدیک ہے کہ اسے غفلت میں مبتلا نہ رہیں (المام حضرت شیخ مودود علیہ السلام)

ذکر الحبيب حبیب

ایک زمانہ میں لنگر خانہ سے کئی بار حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت بابت میں شکایت پہنچی کہ کہتے بہت ہو گئے ہیں۔ سیروں کیا پنسیروں آگاہ گندھا گندھا یا خراب کر دیتے ہیں۔ اور گوشت کی پکا کھا جاتے ہیں۔ اور روٹیاں ہالوں کے سامنے سے اٹھالے جاتے ہیں بہت کچھ انتظام کیا جاتا ہے کوئی تہہ نہ رہتا کہ نہیں ہوتی ہے، اگر حکم ہو تو مار دیا جائے، میں نے بھی اور دوسرے احباب نے بھی شکایت کی کہ ہماری روٹی اور سالن بھی آنکھ سے بھی گرنے لگا کر کئی دفعہ لیگئے۔ فرمایا: آریہ تناسخ کے قائل ہیں ہیں یہی نہ آجالتے ہوں۔ قادیان کے آریوں کو کہنا چاہیے کہ وہ اپنے بھائی بندوں کو روکیں پھر ابطال تناسخ

پر بہت دیر تک تقریب ہوتی رہی۔ پھر دو چار روز کے بعد شکایت پہنچی حضرت اقدس علیہ السلام نے خاکسار کتوں کے مارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دیا تھا۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اکرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل الکلاب کتوں کو مار دینا چاہیے اور کتوں میں ایک ایسی زہر ہے، کہ وہ جانور میں نہیں ہے۔ پس میں نے ڈیرہ سو کے قریب ایک دوا کے ذریعہ سے تین چار روز میں مار ڈالے جس سے قادیان اور اسکے ارد گرد کے دیہات شور مچ گیا اور میرا نام پیر کتے مار مشہور ہو گیا، یہاں تک کہ بعض احمدی دست بھی مجھے پیر کتے مار کہنے لگے۔ مجھے غیر احمدیوں اور ہندوؤں کے کہنے کا تو کچھ خیال نہیں ہوا۔ لیکن احمدیوں کے کہنے سے رنج ہوا پس میں نے ایک روز بعد نماز ظہر حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ

حضور مجھے لوگ کتے مار پیر کہتے ہیں، غیروں کا تو کوئی شکوہ نہیں احمدی احباب بھی کہنے لگے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مسیح موعود کی صفت یقتل الخنزیر یہ حدیث میں آئی ہے؟ یا نہیں؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں حضور آئی ہے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا نام سوزنا رکھ ہے۔ تو تمہارا نام کتے اور ہوا تو کیوں رنج کرتے ہو تم کو تو خوش ہونا چاہیے کہ تم سوز مارا اور تم کتے مار یقتل الخنزیر میں کتا بھی داخل ہے ایک صفت کو تم پورا کرو اور ایک صفت کو ہم پورا کریں اس فرمودہ کو شکر میں خوش ہو گیا مولوی عبدالحکیم صاحب مرحوم ریا کوئی نے مجھے سبار کباد دی اور میں نے سب شکر ادا کیا۔ اسکے بعد ڈوکی اور پگیا وغیرہ جیسے خنایر وغیرہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں مار گئے اور جیند اور انسی میں تین کلاب مار گئے ایک عبدالحکیم

اخبارات سلسلہ

مدارس میں ہمارا مبلغ حکیم خلیل احمد صاحب
آجکل مدارس میں تعلیم میں وہاں تبلیغ کر رہے ہیں۔
مخالفت نوروں پر ہے۔
حکیم خلیل احمد صاحب کی مساعی جمیلہ انشاء اللہ حبلہ
سفید نتائج پیدا کرے گی۔

اخبار مالابار سید عبدالرحیم صاحب بھاری
علاقہ مالابار میں بڑے زور سے

تبلیغ میں مصروف ہیں۔ موضع گڑالی میں آجکل تعلیم میں۔
جو پہلے ایک کھوس واقع ہے۔ مولوی عبدالرحیم صاحب
کی تبلیغ سے بہت فائدہ لگنے سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں
جو بڑی روک ہو وہ یہی کہ لوگ اپنے نادوں کو
اپنے گھروں میں رکھتے ہیں۔ اور رکھیاں کسرال کے
گھر جاتی ہیں۔ جب کوئی احمدی ہو جاتا ہے تو لوگ
اس احمدی کو گھر سے نکال دیتے ہیں۔ اور بڑی اور بچے
چھین لیتے ہیں۔ بہت سے احمدی اس طرح مالابار
میں ان کے مظالم برداشت کر رہے ہیں۔ اگر قوم ایک
دفعہ کوشش کر کے یہ روک اٹھوادے اور مقدمات
کر کے ان کی بیویاں ان دلوادے تو احمدیت پھیلنے
میں بہت آسانی پیدا ہو جائے

احمدیان مارشیں مقدمہ میں مبتلا ہیں۔
مقدمہ کیا ہے؟ اچھی

خاصی تبلیغ ہے۔ اسکی وجہ سے مصروفیت بہت زیادہ
ہے۔ مبلغین جماعت کی اصلاح اور مقدمہ کی تیاری
میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتری کی صورت پیدا
کر دے۔

احمدیہ ہوسٹل لاہور احمدیہ ہوسٹل کے طلباء
بڑی محنت سے تبلیغ کا کام

کر رہے ہیں۔ انھوں نے باقاعدہ ایک مجلس منعقد
کی ہے جس میں لیکچر ہو کر نیکے دروہ اپنے دوستوں کو مدعو
کیا کرینگے۔ ایک لائبریری بھی انھوں نے کھولی ہے۔
جس میں دوسرے زائد کتب جمع ہو گئیں۔ سلسلہ کا سارا

لٹریچر وہ جمع کر نیکہ ارادہ رکھتے ہیں قوم کے بہت
احباب سلسلہ کے نوجوانوں کی مدد کر کے ان امتگوں
کو بار آور بنائیں۔

احمدیہ ہوسٹل کے طلباء سب سلسلہ کے
فدائی ہیں ان کے دلوں میں احمدیت کی محبت گھر
کر گئی ہے وہ سلسلہ کی تبلیغ کے لیے بہت بلند خیال
رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو ان کے مقاصد میں کامیاب کرے
میں ضرور کاموں لگا کر یہ نوجوان جس کو کبھی میں لاہور

رہتے ہیں۔ وہ بہت نامناسب ہے۔ میرے نزدیک
کیا بھانڈا کفایت اور کیا بھانڈا صحت مضربے اسلئے
بہتر ہو کہ یہ نوجوانان قوم کسی عمدہ کو کبھی میں لکے جائیں
غیر مالک کے طلباء آجکل قادیان میں سینوں
اور نایمجر بدغیرہ مالک کے

طلباء یہ تعلیم میں سلسلہ نے ان کو تعلیم کے لیے ایک
کلاس کا اجراء فرمایا ہے۔ جس میں حضرت مولوی شیر علی
صاحب جیسے بزرگ ان بھی ان کو تعلیم دیتے ہیں۔
ان طلباء کو تبلیغ سلسلہ کا اردو جوش ہو اگرچہ وہ اردو
زبان سے بالکل ناواقف ہیں لیکن وہ اردو انگریزی
ٹیل زبانوں میں لیکچر دیتے ہیں اور اپنے جوش کا
اظہار کرتے ہیں وہ سب سب خوش اخلاق ہیں
اور محنت سے اپنے کام میں مشغول ہیں۔

ہمارے مولوی فاضل ہر سال قادیان سے
مولوی فاضل

کے لیے طلباء پنجاب یونیورسٹی میں جاتے ہیں
امسال بھی آٹھ کے قریب نوجوان امتحان
مولوی فاضل میں شریک ہوئے۔ گزشتہ چند
سالوں میں سلسلہ کے بہت سے نوجوان مولوی
فاضل بن چکے ہیں، خدا کے فضل سے چند سالوں
کے اندر ایک گزشتہ اتحاد جماعت علماء کی پیدا ہوئی
ان نوجوان علماء کی کامیابی کے لیے احباب عافرائیں
تاکر وہ کامیاب ہو جائیں۔

امتحان میں شامل ہوئے طلباء اس سال
بہت

طلباء۔ انٹرنس۔ ایف۔ اے۔ بی۔ اے۔ ڈیجیٹل

دعوت مانوں کے امتحان نیکے۔ احباب ان سب احمدی نوجوانوں
کی کامیابی کے لیے دعا فرمائیں۔

ٹرننگ کلاس گزشتہ سال ایک ٹرننگ کلاس
ونارمل کلاس قادیان میں جاری کی گئی تھی۔

جسکے طلباء امتحان دیچریاں سے چلے گئے ہیں اس
سال نارمل کلاس بھی کھولے جائیگا فیصلہ ہوا ہے جس میں
اردو و نل پاس طلباء داخل ہوں گے میں وظیفہ دیے
جائینگے ہر ایک وظیفہ نور پے کا ہوگا۔

یاد تازہ من کل پر عمیق

یہ مشکوئی ہمیشہ غیر احمدیوں کو کچا رہتی ہے کہ دیکھو
کہاں کہاں سے لوگ اگر خدا کے نبی کو مان رہے ہیں
اب تو تم بھی آنکھیں کھولو۔

چنانچہ اس ہفتہ میں ایک دوست ڈاکٹر عبدالکریم
مصر سے تشریف لائے۔

ایک ماسٹر صاحب پلٹے سے جو وہاں کی انجمن کے
سکرٹری ہیں تشریف لائے ہیں۔

اور ایک ڈاکٹر صاحب ایران سے تشریف لائے ہیں
اللہ تعالیٰ ان کو خیر و برکت سے مالا مال کرے۔

الحکم کی رعایتی قیمت

میں نے گزشتہ دنوں میں الحکم کے کپس پرچوں کے لیے
اعلان کیا تھا۔ ابھی تک پانچ درخواستیں آئی ہیں۔ اور
میں ابھی تک یہی موقع ہے۔ وہ اس سے فائدہ
اٹھائیں۔

درخواست دعا

اسٹر محمد اشرف آنکھوں کی بیماری سے محنت بیمار ہیں۔
احباب درخواست دعا کرتے ہیں

امتحان دینے والے طلباء کے لیے دعا فرمائیں۔
حاجی عبدالقدیر صاحب شاہجہان پوری علی ہیں

احباب ادن کی صحت کے لیے دعا فرمائیں۔

تبلیغ عیسائیت یورپ کا نیا حکم

Digitized by Khilafat Library

مسیحیت کے مقابلہ کی سخت ضرورت

اچھی جماعت تو نے خدا کے برگزیدہ کے ہاتھ پر دین کا نیا پر مقدم کرنے کا عہد باندھا ہے۔ اٹھ دیکھو تیرا پیارے دین کے خلاف دنیا میں کیا کیا تجویزیں ہو رہی ہیں۔ وہ کون سے امور باقی رہ گئے ہیں جو تعین اسلام کے خلاف استعمال نہیں کیے گئے۔ عیسائیت نے لاکھوں انسانوں کو عیسائی بنایا وہ گھر جن میں کلمہ توحید پڑھا جاتا تھا۔ آج تثلیث کے پوجاری ہیں۔ وہ جو موجودہ بطل کا ابطال بڑے زور سے کرتے تھے۔ آج ان کی اولاد ہی ان ہی عبودانِ باطلہ کے سامنے جھکی ہوئی ہیں۔

خدا کے لیے غور کرو۔ کس قدر خیمہ جو ہم سے جدا ہو چکے ہیں۔ اور دن بدن پورے ہیں کیا ہم اسی طرح سے اپنی غفلت کی نیند میں سو رہے ہیں۔ وزیر اعظم مسٹر مد جارج کی تقریر نے کیا یورپ کے موجودہ خیالات کا اظہار نہیں کیا؟

الکین سلطنت جو آج سے پیشتر مذہب کے اندر کوئی مداخلت کرنا مناسب خیال کرتے تھے آج وہ بھی علی علیہ السلام اپنی رعایا کو عیسائی ہو جانے کا پیغام دے رہے ہیں۔ عیسائیت کی ترقی کے لیے آئے دن جتن و زحمت دیتی ہیں۔ خدا عز و کر اس کے خلاف ہمنے کیا کچھ کیا ہے۔ یورپ اگر تیس ہزار مالک کے لیے افواج در افواج جمع کر رہا ہے تو یاد رکھو اور اس سے تم بچو نہ ہو جاؤ۔ کہ وہ تمہارے مذہب کے چھینے کے لیے بھی ہر سال نئی سے نئی فوجیں بھرتی کر رہا ہے۔ ہزاروں ہزار پادری ہندوستان میں پھر رہے ہیں اور نادان قفوں کو ان کے مذہب برگشتہ کر رہے ہیں۔ وہ جو کہ آج یورپ کے خلاف خدا کے احتجاج بلند کر رہے ہیں۔ وہ

غور سے پڑھیں کہ ان کے اور ان کے بھائیوں کے ایمان بالکل امن میں نہیں اور پادریوں کی فوجیں ان کو فتح کرنے کے لیے لڑ رہی ہیں۔ وہ نادانوں کے رنگ میں تصویر کی شکل میں۔ فقیروں اور سادھیوں کے یورپ میں تھے کہ انیاں بنا کر لوگوں کو ان کے مذہب سے برگشتہ کر رہے ہیں۔

امدہ تمام لیڈان تم جو اپنے حقوق کی حفاظت کے لیے اس قدر جوش دکھا رہے ہو۔ کیوں تم اپنے بھائیوں کے مذہب کو بچانے کے لیے کوئی تیاری نہیں کرتے۔ یورپ کے سامنے اسلام کی شکل نہایت بھیاں رکھی گئی ہے۔ لالہ لاجپت رائے اسلام کی نسبت اپنی ۱۵ مارچ ۱۹۲۷ء کی تقریر میں کہتے ہیں کہ امریکہ وغیرہ میں اسلام کو بہت برا سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ اسی بنا پر وہ مسلمان نوجوانوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں دو مسلمان نوجوانو! ہندوستان سے باہر نکلو اور دیکھو کہ وہاں کیا ہو رہا ہے اور تمہارے خلاف کیسے کیسے بے بنیاد الزامات لگائے جاسکتے ہیں انھیں دور کرو اور دنیا پر ظاہر کر دو کہ اسلام کو جو کچھ وہ سمجھتے ہیں ایسا انہیں سے اس دیکھو یہ ایک دنیا کے بہت بڑے تبصرہ کرنے والے ہیں کہ یورپ اسلام کو بری نظر سے دیکھتا ہے۔ بس ایک سرزمین یورپ اسلام کو ماننا چاہتا ہے۔ دوسری طرف وہ تم میں عیسائیت کو پھیلانا چاہتا ہے۔ تمہارے سینوں میں اگر اسلام کا نور بوجھ ہو تو اٹھو اور عیسائیت کے خلاف ایک جنگ کرو۔ تم میں سے ہر ایک مسیحی کا کام دے اور کوشش کرے جس قدر ہمارے بھائی ہم سے جدا ہو چکے ہیں۔ وہ پھر

ہم میں آئیں اور مسیحی مشنریوں کا نام ہندوستان میں رک جائے اگر ہم صرف حقوق کا مطالبہ کرتے رہے اور مذہب کے سوال کو پس پشت ڈال دیا۔ تو یاد رکھو ایک دن وہ آئے گا کہ ہندوستان کے تمام افراد عیسائی ہوں گے۔ اور پھر تم سب ایک جمیٹ میں ہو جانے کی وجہ سے اپنے مطالبات کو چھوڑ دو گے تمہارے مطالبات اسی وقت تک نہیں۔ جب تک تم میں مذہب کی غیرت ہے۔ جب یہ غیرت جاتی رہے گی۔ تب تمہارے تمام مطالبات کا عدم ہو جائیگا پس ہوشیار ہو جاؤ۔ اپنی مردم شماری کرو۔ ہر ایک قوم کا لیڈر اپنی اپنی قوم کا محاسبہ کرے۔ ہندوستان میں کتنے لاکھ عیسائی موجود ہیں۔ اور وہ کہاں سے آئے ہیں۔ کیا یہ سب بھارت کے بچے نہیں ہیں۔ جو اس کی گود سے جدا ہو گئے۔ ہندو۔ مسلمانوں کی باگ کو ہاتھ میں لینے والے لیڈر وغور کرو۔ کیا ہر سال تمہاری تعداد میں کمی نہیں ہوتی۔ مسیحی پادری جو ہم سب کے ایمانوں کے دشمن ہیں۔ کیا ان کی تنخواہیں ان کے لوگوں کی حیل سے ادا نہیں ہوتیں۔ پھر تم کیوں اس سوال کو حل نہیں کرتے۔ جب تک ہندوستان عیسائیت کے مقابلہ کے لیے تیار نہیں۔ اور اس کی مذہبی ترقی کو ہندوستان میں روک نہیں دیتا۔ اس وقت تک تم ترقی کے شاہراہ پر گامزن نہیں ہو سکتے۔

آج مقامات مقدسہ کے رونے روئے جاتے ہیں۔ خدا را غور کرو۔ کہ کس قدر پادری مقامات مقدسہ میں مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ فرض کر لو کہ ترکی کو دی ہدایا اقتدار لہجائے لیکن مسیحی کشنری ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ان ہی میں سے عیسائی بنائیں وہ مسلمان عیسائی ہو کر پھر تمہارے خلاف اسی طرح کے ایجنڈیشن کیلئے پس میں سکے مقامات مقدسہ پر عیسائیت ہزاروں لاکھوں انسان عیسائی بنے۔

تم اٹھو اور اپنے بھائیوں کے لیے اہر رحمت بن جاؤ ان کو اپنے سینے سے لگاؤ۔ اور اس سے

لاؤ یہی امن کی راہ ہے۔ یہی ترقی کا راستہ ہے۔
ایک قوم تو جسے تو اس امر کا عندیہ نہ تھا۔ اٹھ بیڑ
جو غیر قوم اسلام کے خلاف سخت جدوجہد کر رہی
ہیں۔ دنیا کے لوگ اور خیالات میں پڑے ہوئے
ہیں۔ مسلمان غلط فہمیوں کا شکار
ہو رہے ہیں۔ پس اٹھو اور اسلام کی تائید میں سینہ سپر
آؤ۔ دیکھو کہ پوپ اعظم دنیا کو کیا حکم دے
رہے ہیں۔

تبلیغ عیسائیت کیلئے
پوپ اعظم کا نیا حکم

جن لوگوں کا یہ خیال
ہے کہ مغرب نے
مذہب کو پس پشت
ڈال دیا ہے وہ ذرا غور سے پاپائے روم کے جدید حکام
کو پڑھیں جو ہندوستان میں تبلیغ عیسائیت کی غرض
سے انھوں نے جاری کیے ہیں۔ اس وقت اشاعت
عیسائیت کے تمام مشن پور میں مشنریوں کے زیر نگرانی
واہتمام میں رہے ہیں۔ اور ہندوستانی مشنری مرف
اور کے گار کے طور پر کام کرتے ہیں۔ جناب بابا
انگلے نے حکم صادر کیا ہے کہ آئندہ ان مشنوں کو خود ہندوستانی
مشنری چلائیں۔ اسلیئے کہ ہندوستان میں سے ہیں۔
اور ان کے خیالات ان کے رسم و رواج اور عادات
سے پوری واقفیت رکھتے ہیں۔ اس مدعا کے لیے انھوں
نے قرار دیا ہے کہ دسی مشنریوں کی تعلیم و تربیت کے لیے
مذہبی درسگاہیں قائم کی جائیں۔ عیسائی دنیا کے اس وحشیانہ
حکمران نے یہ بھی حکم صادر کیا کہ یورپین مشنری ہندوستان میں
اشاعت عیسائیت کی غرض سے آتے ہیں۔ وہ
وہاں کی زبانوں اور رسم و رواج وغیرہ میں یورپی اثرات
پھیل گئیں۔

غرضیکہ ہندوستان کے عہد جدید میں تبلیغ عیسائیت
کیلئے نہایت سرگرم کوشش شروع کی جا رہی ہے لیکن
ہم ان مشنریوں کے مقابلہ میں کراہے ہوئے ہیں؟ اس کا جواب
دینا ضروری ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ہندوستان کے عیسائی
یہودیائیں عیسائیت کے مقابلہ کے لیے تیار ہیں۔
اور ہم ان کے ساتھ ہمہ تن مقابلہ کریں گے۔ اگر قوم کے
نوجوانوں نے اپنی زندگی اس مقدس کام کے لیے

قربان کر دے غیر مالک میں قومیں پیاسوں کی طرح
بتیاب ہیں۔ کوئی نہیں جو ان کے مومخ میں اسلام کا
آجکیات ڈال دے۔ تم اٹھو اور ابرکرم بن جاؤ۔
دنیا خواب غفلت میں ہے۔ تم بیدار ہو۔ اور دیکھو
کہ مرغان چین کے پکڑنے کے لیے صیادوں نے کیسے
کیسے جال ڈالے ہیں۔ دنیا کے ملکوں کے ملک تم کو
خالی ہیں۔ پس تم تمام ملکوں میں نکل جاؤ اور دیکھو کہ
اسلام کی کیسی حالت ناز ہے۔

مذہب کے لیے قربان ہونے کو اگر تم تیار ہو تو اللہ
کیلئے تم زندہ ہو جاؤ گے۔ موت کا سوال بالکل ایک
آسان سوال ہے۔ موت بڑی تیزی سے ہماری طرف
آ رہی ہے۔ اور اس راستے کے بغیر ہمارے لیے کوئی
اور راستہ نہیں پس موت سے مت ڈرو۔ اور
کھڑے ہو جاؤ۔ جنگلوں اور بیابانوں کا مت خوف
کرو۔ اپنے آپ کو سمندر میں احمدیت کے
پھیلانے کے لیے ڈال دو۔

میں نے سخت دشمن کے ساتھ تیرات کے
ساتھ اپنے عقائد رکھ دو۔ لوگ تمہاری باتوں کو
سننا نہ چاہیں گے۔ وہ تمہاری طرف سے مومخ پھیر
لیں گے۔ لیکن تم اپنا کام مہم سے کیے جاؤ
آخر تم ایک دن کامیاب ہو جاؤ گے۔ مال دولت
کی تمنا چھوڑ دو۔ تم اگر لاکھوں اور کروڑوں روپیہ
جمع کرو تو موت کے بعد تم کو اس سے کوئی فائدہ نہیں
ہو سکتا۔ پس ان عارضی ماحولوں کے لیے راہی رحمت
کو قربان نہ کرو۔ موت آئے گی اور ایک دن ضرور
آئے گی پس اس میدان سے نکلنے کے لیے اس چیز سے
ست ڈرو۔ جو خود کل کو اکرمہ۔ تمہارے والی ہے۔
مال دولت نہ تیرے پاس آئینگے۔ جبکہ تم ان کے
یہ بومال والا ہے اور غنی ہے اور بے نیاز ہمارے
مالوں کو قربان کر دو گے۔

مختلف ملکوں میں مختلف جزیروں میں نکل
جاؤ اور جا کر اسلام کی منادی کر دو۔
تم دیکھو غیر قوموں کے لیڈر تم کو کس طرح سے بیدار
کر رہے ہیں۔

لاہور لاہور رائے نے ہمارے کو بڑے لالہ لالہ لاہور میں
ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے زیر صدارت ایک
ایک زبردست تقریر میں فرمایا۔

میں کہہ سکتا ہوں کہ امریکہ میں کیا کیا خیالات ہیں
فرمایا۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ امریکہ میں ہندوؤں
کے خلاف الزامات کم ہیں۔ اس پہلو میں بہتر حالت
میں ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ۱۸۹۳ء میں شری
سوامی دیشا تہجی (چیرز) امریکہ میں گئے۔ اور
انھوں نے ہندو مذہب کی تعلیم کو اچھی طرح سے
پرچار کیا۔ اس کے علاوہ سرانند ناتھ ٹیگور کی
تصانیف سے بھی ہندو مذہب پر بہت کچھ روشنی
پڑتی ہے۔

کہا جا رہا ہے کہ سات کروڑ مسلمان ہندوستان
کی خرابی کا باعث ہیں۔ اور ہندوؤں کو خراب کیے ہیں
لیکن میں ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ سات کروڑ مسلمان
ویسے ہی ہندوستانی۔ مذہب اور اعلیٰ اخلاق
کے ہیں جیسے کہ ہندو۔

اسلام کے متعلق غلط فہمیاں پیدا کرنے کا ایک سبب
یہ بھی ہے کہ ترکوں کے خلاف جو الزامات لگائے
جاتے ہیں اور جو جو رستم بشرطیکہ انھوں نے دوسرا
اقوام پر کیے ہیں ان کو سامنے رکھ کر اسلام کو بدنام
کرنا کوشش کی جاتی ہے اور ان پر اچھی طرح رنگ
آمیزیاں کی جاتی ہیں

مذہبی پہلو میں دنیا آج قریباً قریب لالہ ہندو کی
ہے اور یہ بھی سننا نہیں چاہتی کہ آپ کا گذشتہ زمانہ
کیا ستاندار تھا۔ بلکہ وہ تو یہ جانتا چاہتے ہیں۔
کہ اب آپ نے کیا ترقی کی ہے؟ اور یہی ایک طریقہ ہے
جس سے آپ ان غلط فہمیوں کو جو اسلام کے
متعلق امریکہ اور دیگر مذہب مالک میں پھیلانی
جا رہی ہیں۔ رفع کر سکتے ہیں۔

مسلمان نوجوانو! ہندوستان سے باہر نکلو
اور دیکھو کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ اور تمہارے
خلاف کیسے کیسے بے بنیاد الزامات لگائے جاتے
ہیں۔ انھیں دور کرو۔ اور دنیا پر ظاہر کر دو کہ

اسلام کو جو کچھ وہ سمجھتے ہیں یا سمجھنے پر مجبور کیے جاتے ہیں۔ وہ ایسا نہیں۔ بلکہ تعصب وغیرہ سے کوسوں دور ہے۔

مسلمان نہ جوائو! کسی ملک یا قوم کی بزرگی سے نہیں ہوتی۔ مجھے معاف فرمایا۔ اگر کوئی یہ کہوں کہ مسلمان اسوقت اپنے اصولوں پر بہت کم عمل کرتے ہیں۔ آج اسلام کی وہاں نہیں جو حضرت عمرؓ کے وقت میں تھی اسلئے آپ دنیا کے سامنے وہ باتیں پیش نہ کریں۔ جنہوں نے آپ کو دولت دی ہو۔ بلکہ سچے مسلمان بنو۔ اور دنیا کے سامنے حضرت عمرؓ کے افعال رکھو اور بتادو کہ واقعی تم مومن ہو۔ میں تو ہندو نوجوانوں سے بھی کہوں گا۔ وہ بھی خاص کر ہندو مذہب کو لیکر اس پر عمل کریں اور ملک اور قوم کی ترقی کا باعث ہوں۔ وکیل

پس کیا اسکے بعد ہمارے لیے کوئی انتظار باقی ہے کیا ہم اسلام کے کسی اور برے دن کے منتظر ہیں اب یہ کہو فوراً اسلام کو زندہ رکھنے کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دینی چاہئیں اور اس کی منت انتظار نہ کریں ہم باقاعدہ کسی جماعت یا انجمن کے ملازم ہو کر کام کریں سب کے سب خدا کے لیے اسلام کے لیے اپنی زندگیاں بغیر کسی معاوضہ کے امام وقت کے حکم کے تحت کریں اور جس جگہ میں اسی جگہ کام شروع کریں۔

رضائی انسان بننا

جب دنیا میں گمراہی۔ تاریکی اور گھرو ضلالت کی گھنٹی گھنٹا چھا جاتی ہے۔ وہاں لاشعربیک خدا پر اور اس کے پیارے رسولوں پر سخت سے سخت حملے ہونے لگتے ہیں حقیقی توحید سے سچے رسولوں کے معجزوں کو قہقہے کھانینوں کے زنگ میں پیش کیا جاتا ہے۔ تو اس قادر غیور کی ذات عبرت میں آتی ہے۔ وہ اپنے رعب و جلال اور اپنے برگزیدہ رسولوں کے معجزات کو سچا ثابت کرنے کے لیے ایک اور مہم شروع فرماتا ہے۔ اور دنیا میں اپنے زندگان

دکھا کر تمام فرسلیں کے معجزات کو سچا ثابت کرتا ہے۔

اس ناد میں جبکہ اسلام پر طرح طرح کے حملے ہو رہے تھے۔ لوگ اسلام پر ہستے اور کھٹکھٹا کرتے۔ مضحکہ اور ہتھیان اڑاتے اور خیال کرتے تھے کہ اسلام بہت جلد تباہ و برباد ہو جائے گا۔ غیور خدا نے اپنے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام جری اللہ فی حل الانبیاء کو مبعوث فرمایا۔ جسکے ہاتھ پر سینکڑوں نہیں لاکھوں نشان ظاہر کیے۔ اور اپنے برگزیدہ نبیوں۔ رسولوں کی صداقت کو ظاہر کیا۔ اور ہر مذہب و ملت اور ہر پارٹی۔ اور ہر برادری اور ہر قوم میں سے چیدہ افراد کال کر اسکے پاس پہنچائے جو اسکو قبول کر کے اس کی اور سب نبیوں کی صداقت کے زندہ نشان ٹھہرے۔

مجھ کو بھی خدا کے فضل اور رحم نے اپنی طرف کھینچا۔ اور بارے مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں پہنچایا۔

الحمد لله على ذلك

پہنے میں رضائی یعنی مولوی احمد رضا خاں صاحب متجدد بریلوی کے مریدین میں سے تھا۔ وہ جبکی شان عجیب اور ان کے مقاصد جذبات نرالے میں جن دوستوں نے مولوی صاحب موصوف کی کتابوں کو دیکھا اور پڑھا ہے۔ وہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اسکے لکھنے والے کی اندرونی حالت کیا ہوگی؟

چونکہ میں پہلے ان کامرید تھا اور اپنے پہلے پیروائیوں کی حالتوں پر دیکھے ہوئے دل سے انہیں ہی نہیں کرتا بلکہ ان کی حالت پر آنسو بہاتا ہوا کہتا ہوں۔ کہ تم ایک سخت اور بڑی بھاری غلطی میں مبتلا ہو۔ کیا تم بدائیوں والا مقدمہ بھول گئے؟ جبکہ مولوی احمد رضا خاں صاحب کو عدالت نے طلب کیا تھا۔ تو وہ بیمار بنکر گھر سے دور ایک کوٹھی میں جا ڈیرے لگائے تھے اور مقدمہ خارج ہوتے ہی صحت پا گئے اور پیل ہیبت کو روانہ ہو گئے۔

کیا اسی کا نام تقویٰ ہے کہ حاکم وقت بلائے۔ اور محض اپنی کسر شان سمجھکر بیمار بن جائیں اور پھر مقدمہ خارج ہوتے ہی سفر میں روانہ ہو جائیں۔ دیکھو! اور غور کرو

پھر اس کو بھی دیکھو کہ جس شخص کی کتابوں میں کثرت ایسے الفاظ اور فقرات ضلع جلالت بھرے پڑے ہوں جو ایک عذب انسان اپنی زبان اور قلم سے ادا نہیں کر سکتا اس کے دل میں کیا ہے؟ کیا ایسا شخص تمہاری اصلاح کر سکتا ہے؟

میرے دوستو! میرے عزیزو! آج جو تمہارے

قلوب میں پریشانی و اضطراب ہے۔ آئے دن دکھ۔ تکالیف و مصائب کا سامنا رہتا ہے دل میں گھبراہٹ اور بے چینی ہے تم ہر طرح سعی و کوشش کرتے ہو۔ لیکن تم کو حقیقی خوشی میسر نہیں ہوتی۔ یہ کیوں؟ آخر کوئی وجہ بھی؟ اسکی وجہ صرف یہی ہے کہ دنیا میں ایک اندیز آیا۔ تم نے اسے قبول نہ کیا۔

تس تم دنیا والے نہ بنو۔ اٹھو۔ بڑھو۔ جسکے لیے تمہارے اسلاف نے تڑپ تڑپ کر جان دیدی۔ وہ تمہاری خوش نصیبی سے تمہارے وقت میں آیا ہے۔ اٹھو اور قبول کر اسکے اپنے سے کمزور حال ہو گا۔ اسی کے قبول کرنے سے تم کو شفا ملے گی۔ اور حقیقی خوشی اور شادمانی پاؤ گے۔ کیونکہ یہ ایک یقینی بات ہے۔

جو آج آئے گا زیر لو اے مہدی دیں کل اسبہ سایہ دامان مصطفیٰ ہو گا۔

میں اپنی خوش قسمتی حسقد خوش ہوں۔ تھوڑا۔ حسقد ناناں ہوں۔ کم۔ کہ خداوند تعالیٰ نے مجھ پر صراط مستقیم دکھائی اور اپنے پیارے مسیح موعود حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی کا شرف بخشا۔

چونکہ واقعی ہدایت اور صحیح راستہ پر چلنے والا۔ ربانی تعلیم کے ماتحت آنیوالا حقیقی طور پر ان کمال نیک مستحق ہے اسلئے میرے ایک دوست کے موفہ سے بے اختیار یہ فغترہ نکلا کہ ”تم رضائی سے انسان بن گئے“ میں نے شکر ادا کیا۔ اور کہا الحمد للہ۔ والسلام

محمد حبیب احمد احمدی لوی

مقیم مدینۃ المسیح دارالامان قادیان پنجاب

حضرت مرزا غلام احمد صفا قادیانی مسیح موعود مہدی مسو

Digitized by Khilafat Library

مولوی ثناء اللہ صاحب کا

باہمی آخری فیصلہ

کی تعریف خود مولوی صاحب نے یہ کی ہے۔ ممبیا ہائے اسکول کہتے ہیں۔ کہ فریقین بالمقابل ایک دوسرے کے حق میں بدعاکریں (مولوی صاحب کا مرقع ماہ اکتوبر ۱۹۰۸ء) ایسے حضرت مرزا صاحب ۱۴ مولوی ثناء اللہ کے انکار کے بعد اخبار بد میں شائع کرتے ہیں۔ جب ثناء اللہ مباہلہ کے لیے نہ آئے تو خدا کی مشیت نے دوسری راہ سے پکڑا (مولوی صاحب کا مرقع ماہ اکتوبر ۱۹۰۸ء)

اب ای میرے مکرم و معزز اہالیان فاضلکا۔ خدا ذرا غور کرو۔ کہ کیا حضرت میرزا صاحب کی دعا مباہلہ کو مولوی ثناء اللہ نے منظور کیا ہے۔ کہ ہم یہ بیوث چھوٹ گئے ہیں۔ یا کہ مولوی صاحب نے خود ہی اپنے لیے یہ فیصلہ چاہا کہ جو عمر لمبی پائے۔ وہ جھوٹا۔ دعا باز۔ نافرمان اور بدکار ہوگا۔ پس جبکہ یہ ثابت ہے کہ مولوی صاحب نے دعا مباہلہ کو ہرگز قبول نہیں کیا۔ تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ حضرت مرزا صاحب کا اشتہار

”ثناء اللہ سے آخری فیصلہ“ آخری فیصلہ نہ رہا۔ بلکہ آخری فیصلہ و تحریر حضرت مرزا صاحب کی ہوگی۔ کہ جو انکار مولوی صاحب کے بعد حضرت مرزا صاحب نے شائع کی اور مولوی صاحب نے اپنے مرقع میں اکتوبر ۱۹۰۸ء کو شائع کی۔ یعنی جب ثناء اللہ مباہلہ کے لیے نہ آئے۔ تو خدا کی مشیت نے دوسری راہ سے پکڑا۔ اور دوسری

راہ جو کہ اوپر درج کرچکا ہو یہی ثابت ہے۔ کہ مولوی صاحب نے اپنی قلم سے لکھ کر تیار کی تھی اور ۲۸ اپریل ۱۹۰۸ء میں شائع کی تھی کہ ”بدکاروں کو خدا کی طرف سے ہمت ملتی ہے۔ وہ جھوٹے۔ دعا باز۔ دعا جھوٹے۔ نافرمانوں کی عمریں لمبی کرتا ہے“ (المجددیت ۲۶ اپریل ۱۹۰۸ء) اور وہ مولوی صاحب کو بھی حضرت میرزا صاحب کی دعا کے دعایا مباہلہ ہونے کا اقرار ہے۔ ”مرزا جی نے ہمارے ساتھ مباہلہ کا ایک طولانی اشتہار دیا تھا۔“ مرزا صاحب پر ہمارے مباہلہ کا اثر وغیرہ مرقع مولوی صاحب ماہ دسمبر ۱۹۰۸ء و جون ۱۹۰۹ء میں کس طرح ثابت ہوتا۔ پس سچ ہے۔

فیصلہ کن نہیں ہو سکتی۔ قرآن کتاب ہے۔ بدکاروں کو خدا کی طرف سے ہمت ملتی ہے وہ جھوٹے۔ دعا جھوٹے۔ دعا باز۔ نافرمانوں کو گونگی عمریں لمبی کرتا ہے۔ طرفین کی اتنی تحریروں میں سے یہ باتیں غور طلب ہیں حضرت مرزا صاحب کہتے ہیں۔ جھوٹے کی عمر بہت نہیں ہوتی۔ ثناء اللہ جو چاہے اس کے نیچے لکھ دے۔

مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ بدکاروں۔ جھوٹوں۔ دعا بازوں۔ نافرمانوں کو گونگی عمریں لمبی ہوتی ہیں۔ یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی۔ یہ تحریر مجھے منظور نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے۔

الغرض یہ مرزا صاحب کی دعا مباہلہ تھی۔ اور مولوی ثناء اللہ کی منظوری و نامظوری کے والبتہ تھی جیسی تو مولوی صاحب اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے۔ (کیوں وجہ یہ کہ) خدا کی طرف سے ہمت ملتی ہے۔ خدا جھوٹے۔ دعا باز۔ نافرمانوں کو گونگی عمریں لمبی کرتا ہے

(المجددیت ۲۶ اپریل ۱۹۰۸ء) اور وہ مولوی صاحب کو بھی حضرت میرزا صاحب کی دعا کے دعایا مباہلہ ہونے کا اقرار ہے۔ ”مرزا جی نے ہمارے ساتھ مباہلہ کا ایک طولانی اشتہار دیا تھا۔“ مرزا صاحب پر ہمارے مباہلہ کا اثر وغیرہ مرقع مولوی صاحب ماہ دسمبر ۱۹۰۸ء و جون ۱۹۰۹ء میں کس طرح ثابت ہوتا۔ پس سچ ہے۔

سے اہالیان فاضلکا۔ سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۲۹ کو بعد نماز مغرب احاطہ اسلامیہ میں حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ایک اشتہار مولوی ثناء اللہ سے آخری فیصلہ ”پڑھ کر سنایا تھا۔ اور یہ بتلایا تھا۔ کہ حضرت میرزا صاحب نے دعا کی تھی کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں مر جائے۔ اب میرزا صاحب تو فوت ہو چکے ہیں۔ اور میں اب تک زندہ موجود ہوں پس ثابت ہو گیا۔ کہ میں سچا اور میرزا صاحب (غور یا اللہ) جھوٹے تھے۔ لیکن میں آپ کو بتلاتا ہوں کہ اصلی واقعات کیا ہیں۔ اور خود مولوی ثناء اللہ صاحب اس کا کیا اظہار کرتے ہیں۔

حضرت میرزا صاحب نے ۲۸ اپریل ۱۹۰۸ء کو ”ثناء اللہ سے آخری فیصلہ“ شائع کیا۔ اور لکھا کہ ”جھوٹے کی بہت عمر نہیں ہوتی“ (بعدہ اور ایک لمبی دعا کے آخر میں لکھا ”ثناء اللہ اس کو اپنے پرچہ میں چھاپ دے۔ اور جو چاہے اس کے نیچے لکھ دے“ اس کے بعد ۲۸ اپریل ۱۹۰۸ء کو پھر حضرت میرزا صاحب نے اخبار بد میں شائع کرایا کہ اس (فیصلہ) کی بنیاد خدا کی طرف سے رکھی گئی ہے۔

اس کا جواب مولوی صاحب ۲۶ اپریل ۱۹۰۸ء کے اہل حدیث کیلئے دیتے ہوئے لکھتے ہیں ”یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے۔ تمہاری یہ دعا کسی صورت میں

مارو جو مردانیکو تھادہ تو آچکا
یہ گز ہو گئیں قمر بھرتا چکا۔

غرض ہم اپنا کام دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ مانو۔ تو منوا گے گا خدا
آپ کا فی سبیل اللہ حقیقی خواہ نوں الھی عنی صبر

کار خیر

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ نے
جلبہ پرکھی ایک امور کی تحریک کی تھی ان میں سے
ایک مسئلہ تعداد ازواج کا بھی ہے جس کی تعمیل میں
ہمادی جماعت کے اکثر افراد جنہیں خدا نے توفیق دیا
اتیک کوتاہی کر رہے ہیں۔ چونکہ اس ملک میں ہندو
کی آبادی دیگر تمام فرقہ سے زیادہ ہے۔ اسلئے اسکی
رسم و رواج کا اثر اکثر فرقہ اور مذاہب پر پڑا ہوا ہے
خود ہندوؤں میں اس وقت پچھن لاکھ ہندو بیوا ہیں
اگر وہ اسلام کے اصول کے پابند ہو کر بیواؤں کا نکاح
کر دیں تو چند سال میں دس لاکھ آبادی میں ترقی ہو سکتی
ہے۔ ان میں سے ۵ لاکھ ایک سالہ لڑکیاں جو ابھی
دودھ پی رہی ہیں۔ وہ بھی بیوائیں ہیں۔ اور کئی
لاکھ پانچ سال والی لڑکیاں جنہیں دنیا اور تعلقات
مرد و عورت کا کچھ بھی علم نہیں۔ وہ بھی بیوائیں ہوتی
ہوئیں ہیں۔ کیونکہ ہندوؤں میں بعض خور و سالہ بچوں
کو بیاہ دیتے ہیں۔ غرض بنارس اور جگناتھ میں ہزارہا
بیوائیں دنیا کو ترک کر کے بیٹھی ہیں۔ اسکی وجہ سے
جو نقصان نفوس اور مال و جان کا ہو رہا ہے۔ اس پر
ہم بالفعل کچھ خامہ فرسائی نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن
ہندوؤں کے ہمسایہ ہونیکے وجہ سے ہم بھی ان کی سوتا
سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ چنانچہ مسلمانوں
میں بعض اقوام ہیں جنہیں بیوہ کی شادی ہندوؤں کی
قریب قریب حرام کے سمجھی جاتی ہے یا شادی کرنے
نہیں دیتے اور کہتے ہیں کہ لڑکی نکاح ثانی کو پسند نہیں
کرتی۔ حالانکہ یہ عذر ان کا بے ہودہ ہے۔ کیونکہ شریف

زادیں کبھی یہ نہیں کہتی پھر میں کہ ہماری شادی ضرور کر دو
ہمیں بکلیف ہوتی ہے۔ عورتوں کی طرف سے۔ تو
السخا موشی نیم رضا کا ہی مسئلہ ہے۔ ہماری جماعت
میں بعض افراد ہیں جو ایسے حیلوں سے بیوہ لڑکیوں کو
بچھا رکھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس نے دین پڑھنا
شروع کر دیا ہے۔ جیسے کہ بعض غلامیوں سے سننا ہے
کہ وہ یہ لکھ کر بیوہ کا نکاح مسترد کرتے ہیں کہ ہم نے اسکا کاج
قرآن سے کر دیا ہے اور وہ دین کے کام پر مگر لبت ہو گئی
ہے۔ اے بھائی۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خود
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لڑکیوں سے
بڑھ کر ہماری لڑکیاں زیادہ دیندار اور پارسا نہیں ہو سکتیں
جب خود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی
لڑکی بیوہ ہونے پر یکے با دیگرے دو خاندانوں سے
بیاہ دیا تھا۔ تو کیا ہم کو ان سے دینداری کا زیادہ دعویٰ
ہے؟ کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور
صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یاد نہ تھا کہ قرآن اور دین
سیکھنے کے ساتھ نکاح کر دیا کرتے۔ کمال بیدردی
اور ظلم کی بات ہے کہ مرد اپنا نکاح تو قرآن سے نہیں
کر لیتے۔ بلکہ بت قرآن پڑھائیوالے ملتے ہیں ملک دنیا
کے کاموں میں اور بھی پھنس جاتے ہیں۔ لیکن بیوہ لڑکی
کا نکاح قرآن سے کر دیتے ہیں۔ بلکہ قرآن پڑھائیوالے
کم ملتے ہیں ایک غلامی نے قرآن پڑھایا تھا مگر.....
نتیجہ یہ ہوا۔ پہلے ہی نکاح کو برا کہتے تھے۔

دوسری شادی کا فائدہ

ہمارے ملک کے
بہتر ملک ہر ایک
محلہ کوچوں میں ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ صرف ایک
بیوی کے بونیسے صحت تباہ ہو جاتی ہے اور چند بچے
جن کر وہ اپنی ذمہ داریوں کو برداشت نہیں کرتی۔ ہزار
مر جاتی ہے لیکن خاوند کو نکاح ثانی کی اجازت نہیں
دیتی۔ ہزار ہا عورتیں صرف اسوجہ سے مر گئی ہیں کہ
انھوں نے مردوں کو مجبور کیا کہ دوسری شادی نہ
کیجاوے۔ جبکہ نتیجہ یہ ہوا کہ عورتیں مر گئیں بچے
چھوڑ جاتی ہیں۔ جو اپنی حقیقی والدہ کے نہ ہونے سے
بعض اوقات گریہ و گنا سے اصلی ماں کی گود کو ترستے ہیں

تب جا کر خاوند کو پتہ لگتا ہے۔ بعض عورتیں کہتی ہیں۔
کہ جب تقدیر مرنیکی آ جاتی ہے۔ تو کوئی چیز اسے روک نہیں
سکتی لیکن تقدیر کسی قسم کی ہوتی ہے۔ ملنے والی تقدیر
(معلق) بھی ہوتی ہے۔ مرنا تو تقدیر سے ہی ہوتا ہے
لیکن دیدہ دانستہ آگ میں اچھٹے ڈالے اور پیش سر کی جگہ
چادرن بوجھ سر پر رکھ لے اور مرج کی جگہ دوسرے مرج کھالے
تو معلق تقدیر مرنے کی بہت نزدیک آ جاتی ہے لیکن
عقلندی سے تھوڑا بوجھ اٹھا لیا جاوے تو دونوں
کام چل جاتے ہیں۔ جان بھی بچ جاتی ہے اور کام بھی
ہو جاتا ہے

بے انصافی

بعض اوقات مرد دوسری بیوی سے
زیادہ محبت اور خاطر داری کرتے
ہیں۔ اور پہلی بیوی کو پوچھتے نہیں بیشک ایسے لوگ
خدا کے سخت گنہگار اور ظالم طبع درندہ ہیں۔
قیامت کو ان کا آدھا جسم بحس اور مر ہوا ہو گا۔ جس سے
وہ سخت دکھ میں ہونگے۔ لیکن ایسے ظالم لوگ احمدی
جماعت میں نہیں ہیں۔ ہاں اکثر عورتیں دوسری شادی
کے بعد خاوند کے پاس خود ہی رہنا پسند نہیں کرتیں
سو یہ ان کا اپنا قصور ہے۔ نہ کہ خاوندوں کا۔ بعض
کہتی ہیں کہ آمدنی میں سے ہمیں تھوڑا حصہ ملے گا۔
لیکن ہر ایک شخص اپنا رزق اپنے ساتھ لاتا ہے
اگر تقویٰ اور خدا پر بھروسہ ہو تو خدا ایسی جگہوں سے
رزق دیتا ہے یا رزق بڑھا دیتا ہے کہ انسان کو دھم
گمان بھی نہیں ہوتا۔ یہ منقہ من حیث لا یختص
حضرت کی وقت میں بعض غریب آدمی صرف شادیاں
کرنے سے ہی امیر و کبیر ہو گئے۔ اگر زیادہ شادیاں
کریں گے لوگ غریب ہو جاتے ہیں تو کیا ایک شادی
غریب نہیں ہوتی۔

دوسرا طریقہ

کہتے ہیں کہ دو تین بیویاں کر لیں
بچے کمزور پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زیادہ بیویاں
کیں۔ اور عرب میں زیادہ بیویاں کرتے ہیں۔ لیکن
عرب کے لوگ ہندوستانیوں سے زیادہ مضبوط اور
بہادر ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان

تھے۔ اور ہر مکیاں بھی تھیں۔ کیا وہ کمزور تھے جنہوں نے زبردست بہادریوں کے ٹکڑے ادا کیے تھے۔ جسے نوجوان بچے زیادہ ہوں وہ بہت کمائی کرتے ہیں۔ لوگ ان سے ڈرتے اور ان کا نقصان نہیں کرتے۔ اگر دس پندرہ بڑے ہوں گے۔ تو ان میں سے دو تین ایسے لائق۔ خوش قسمت یا نیک ہو جاتے ہیں۔ جن سے دوسروں کا بھی اچھا گزرا ہوتا ہے۔ لیکن اگر خیر سے دو ایک ہی ہوں اور بجا رہ گئے۔ یا دونوں ہی لائق رہ گئے تو پھر نسل ہی بند ہو جاتی ہے۔ دس پندرہ میں سے کوئی تو خوش نصیب ہوگا۔ جیسے دس پندرہ طالب علموں کی جماعت میں سے کوئی تو پاس ہوگا۔ لیکن اگر استاد ایک دو ہی بڑے کو سادی عمر پڑھائے اور وہ دونوں ہی فیل ہو گئے تو ایسا استاد یا خاوند زندہ ہی گویا مر گیا۔ عبد اللہ الرحمن صاحب

ڈائری

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی امید اللہ بنصرہ
4 مارچ سنہ ۱۳۹۷ء آج مطلع ابراؤد ہے۔ کسی قدر ترشح بھی ہوا۔ حضرت اقدس صبح بے نیچے ٹانگے پر سیر کو تشریف لینگے۔ گیارہ بجے واپس تشریف لائے۔ طبیعت بالعموم صاف رہتی ہے۔ کھانیکے سردی کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ اور گلے میں بھی کچھ آرام ہے۔ چودھری نذیر احمد خالصا حب الیکٹر فیکس ساکن بھنگوانے حضور کی دعوت کی۔ اور اسی دن رات کو ملک مولابخش صاحب کے ہاں دعوت تھی۔ فرمایا۔ شہناؤ میں کسی قسم کی ہوتی ہیں۔ مثلاً حدیث میں آتا ہے کہ جو دستوں سے مر جائے۔ وہ بھی شہید ہوتا ہے۔ تو کیا اسکے یہ معنی ہیں کہ وہ ولیا ہی شہید جیسا کہ ایک شخص قتال فی سبیل اللہ کرتے ہوئے فوت ہوا۔ فرمایا اگر ایک احمدی لڑتے وقت ارادہ کر لے کہ میں ایسے لڑتا ہوں کہ نہ ہی آزادی نہیں ہے تو اس کے لئے جہاد ہو جاتا ہے۔

۱۰ مارچ :- کچھ مسمریزم اور توجہات کا ڈراما تھا۔ تو خان ذوالفقار علیخاں صاحب کے کما کہ حضور یحییٰ نظامی میں کوئی توجہ اہل رہی تھی۔ فرمایا یوں ہی وہ سمجھا ہوگا کہ یہ ڈراما کچھ لیکن اُسے کیا معلوم تھا کہ وہ کبیل کو چھوڑے گا لیکن کبیل اسے نہیں چھوڑے گا۔ فرمایا حضرت اقدس ہمیشہ نہایت اعلیٰ درجہ کا چوڑی پیٹھ والا۔ اور قد اور خوبصورت گھوڑا پسند فرمایا کرتے تھے۔ بچپن میں مجھے بھی شوق تھا۔ تو میں کہا کرتا تھا کہ حضور مجھے گھوڑا لے دیں تو فرماتے محسود! جب کوئی اعلیٰ درجہ کا گھوڑا آئے گا تو لو دینگے۔ اور بائیکل کی سواری آپ پسند فرماتے تھے۔ لیکن مجھے شوق تھا۔ کہ میں بائیکل لوں تو آخری مرتبہ جب حضور لاہور تشریف لینگے۔ آمدہ تھم مجھے ہوئے تھے تو ایک شخص بائیکل پر چڑھا جا رہا تھا۔ تو میں نے بے اختیار ہو کر کہا دیکھئے کیا اچھا لگتا ہے۔ تو حضور نے فرمایا۔ ہاں ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کتے پر چڑھا جا رہا ہے۔ (یعنی حضور کو چھوٹی سواری پسند تھی) فرمایا۔ جب سخت زلزلہ آیا تھا۔ تو باوجود اسکے گھر کے ارد گرد بہت سے مکان گرے تھے اور خود ہماری ٹایک دو دیواریں بھی تھیں۔ لیکن ایک اینٹ جو سر سے اوپر کی منزل پر تھی اور آدھی دیوار کے باہر نکلی تھی۔ وہ نہیں اپنی جگہ سے ملی۔

۱۱ مارچ :- فرمایا جتنی سادی غذا ہو اتنی ہی زیادہ مجھے پسند ہے۔ حتیٰ کہ میں بھنے ہوئے کھانے بھی گزارہ کر سکتا ہوں۔ بلکہ بچپن میں تو میں ہمیشہ گلے کے اچار ہی روٹی کھایا کرتا تھا۔ کیونکہ مجھے ترشی سے بھی محبت تھی۔ باوجود اسکے کہ سالن پاس پڑا ہوتا اور والدہ منع بھی کرتی تھیں۔ لیکن میں آنکھ بچا کر اچار ہی سے لقمہ لگا لیتا تھا۔ فرمایا احمدی کے لحاظ سے گورداسپور کا مقام سب سے اچھے ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ اس جگہ کو تبلیغ چار پانچ مہینے مستقل طور پر رکھا جائے۔ اور وہ ہر روز لوگوں کو بنائے

حتیٰ کہ خود ان لوگوں میں احساس ہو جائے شام کی بوقت سیر کو جاتے ہوئے گرجا کو دیکھ کر فرمایا۔ دیکھو گورداسپور میں بہت ہی حضور سے انگریز رہتے ہیں۔ لیکن کتنا بڑا گرجا انھوں نے بنا رکھا ہے۔ اور سکالوں کی اتنی بڑی بڑی عمارتیں فرانس وغیرہ میں تھیں۔ انھیں ایک بھی مسجد بنانے کی توفیق نہ ہوئی۔

۱۲ مارچ :- میں حاضر تھا مادھو پور مکان کی تلاش کے لیے چلا گیا۔

۱۳ مارچ :- گورداسپور کے قیام کے دنوں میں حضرت اقدس کی صحت کو کوئی چنداں فائدہ نہیں پہنچا۔ ایسے مناسب سمجھا گیا کہ حضور کسی اور خوش منظر اور اچھی آب و ہوا والی جگہ پر تشریف لیجائیں۔ لہذا ۱۲ مارچ کو خاکسار اور سبھاؤی عبدالرحمن صاحب دیانی کو مادھو پور میں مکان کی تلاش کے لیے بھیجا۔ کیونکہ یہ جگہ برلین دیا ہوگی وجہ سے اچھی خوشگوار سبزی رکھتی ہے۔ چنانچہ ہم اسی رات کی گاڑی سے مکان تلاش کرنے واپس چلے گئے ۱۳ مارچ کو ۱۲ بجے دن کی گاڑی پر سوار ہو کر حضور کے دن کے پٹھان کوٹ پہنچے۔ لیکن مادھو پور جانے سے پہلے حضور نے پسند فرمایا کہ اسی جگہ دو تین دن قیام فرما کر چنانچہ میں سبھی کے کچلے میں حضور فرزند ہوئے۔ محمود پور کے احمدی دوست حضور کی تشریف آوری سے پہلے آگئے تھے۔ حضور دیر تک ان سے باتیں کرتے رہے جو عام طور پر تبلیغ کے متعلق تھیں۔ مثلاً یہ کہ اس علاقہ کے لوگ کیسے ہیں۔ اگر تبلیغ کیجائے تو وہ شوق سے سننے کو تیار ہوں گے یا نہیں وغیرہ وغیرہ۔

نماز عصر کے بعد حضور سیر کو تشریف لینگے اور ۱۲ میل کے فاصلہ پر ایک نالہ ہے جس کو چلی کہتے ہیں۔ وہ پہاڑی نالہ ہے اور پتھروں میں سے بہتا ہے۔ اسکے ارد گرد پہاڑی ٹیلے ہیں۔ نہایت خوش کن اور تفریح کے قابل جگہ ہے دیر تک حضور وہاں ٹھہرے رہے۔ اور طبیعت بہت محفوظ ہوئی۔ مغرب کی نماز کے بعد حضور واپس تشریف لے آئے۔ (باقی آئندہ)

خاکسار فضل الرحمن